

## جماعت اسلامی اور اصلاح معاشرہ

میاں طفیل محمد

محترم رفقا! آپ جانتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام دنیا میں ایک خاص مشن لے کر تشریف لائے تھے۔ ان کے مشن کی تفصیلات ہمیں نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک میں ملتی ہیں۔ کوئی بھی شخص جو انبیاء سابقہ کی تعلیمات پر عمل کرنا چاہے، اس کے لیے اس حضور کی زندگی کو رہنما بنائے بغیر کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے۔ تحریک اسلامی بھی اسی کام کو لے کر اُٹھی ہے، جس کی تفصیلات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور تعلیمات میں پائی جاتی ہیں۔

ایک دُعا، جو قبول ہونی!

سیدنا ابراہیم اور اسماعیل نے کعبۃ اللہ کی تعمیر کے بعد بارگاہِ الہی میں دُعا فرمائی تھی:

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ ۗ (البقرہ ۱۲۹:۲)، یعنی اے ہمارے رب، ان کے درمیان سے ایک رسول اُٹھا جو ان کے سامنے تیرے احکام پیش کرے۔ انھیں کتاب و حکمت کی تعلیم دے اور ان کا تزکیہ کرے۔

اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ دُعا قبول فرمائی اور جس نبی کو مبعوث فرمایا، وہ اس حضور تھے۔ فرمایا:

هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ ۗ وَإِنْ كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿۱۰۱﴾ (الجمعه ۲:۶۲) ”وہی ہے جس نے اُسیوں کے اندر ایک رسول خود انھی میں سے اُٹھایا، جو انھیں اس کی آیات سناتا ہے، ان کی زندگی سنوارتا ہے، اور پھر ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے، حالانکہ اس سے پہلے وہ کھلی گمراہی میں

پڑے ہوئے تھے، گویا آں حضور کی بعثت کے مقاصد بعینہ وہی تھے، جس کے لیے سیدنا ابراہیمؑ و اسماعیلؑ نے دُعا فرمائی تھی اور یہ مقاصد چار تھے:

۱- اللہ کی کتاب کو من و عن اس کے بندوں تک پہنچانا، ۲- اس کتاب کے مطابق تعلیم

دینا، ۳- ان میں حکمت و دانائی اور فہم و فراست کا شعور پیدا کرنا، ۴- ان کا تزکیہ کرنا۔

• تذکیہ اور اقامتِ دین: 'تزکیہ' کے معنی ہیں کسی کام کے لیے راستہ بنانا، اس کی نشوونما

کرنا، راستے سے رکاوٹیں دُور کرنا، راستے کو ہموار اور سہل بنانا۔ زمین سے جھاڑ جھنکار صاف کر کے گھاس، سرکنڈے اور جھاڑیاں اکھیڑ کر، اس میں ہل چلا کر اور اسے پانی دے کر بیج بونے کے لیے تیار کیا جائے تو ہم کہیں گے کہ زمین کا تزکیہ ہو گیا۔ اسی طرح کسی شخص کی طبیعت میں سے بُرائی اور گمراہی اور ایسی عادات کو دُور کر دیا جائے، جو اسے نیکی سے روکتی ہیں اور پھر مثبت طور پر اسے اس طرح تیار کیا جائے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور نیکیوں کو قبول کرنے کے قابل ہو جائے، تو کہا جائے گا کہ اس شخص کا تزکیہ ہو گیا۔ نبیؐ کے متعلق جو دُعا سیدنا ابراہیمؑ و اسماعیلؑ نے کی، وہ اسی غرض کے لیے تھی کہ اس قوم کا تزکیہ ہو جائے۔ گویا بُرائیوں کو مٹانے اور بھلائیوں کو فروغ دینے کا نام ہی تزکیہ ہے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر بھی اسے ہی کہتے ہیں۔

تزکیے کا منشا یہ ہوتا ہے کہ افراد کلیتاً اللہ تعالیٰ کے فرماں بردار بن جائیں۔ دو افراد مل کر خاندان کی بنیاد رکھیں، تب بھی اس پر عمل کیا جائے اور پھر پورے کنبے، خاندان، قوم اور ریاست میں بھی اسی اصول کو پیش نظر رکھا جائے۔ تجارت، عدالت، تعلیم، زراعت، معیشت، سیاست، قانون سازی، غرض یہ کہ تمام شعبوں میں معاملات اسی کی روشنی میں طے کیے جائیں کہ انفرادی اور اجتماعی زندگی کے لیے یہی وہ مقصد اور مشن ہے جس کے لیے نبیؐ اور آپؐ سے پہلے دیگر انبیاء علیہم السلام مختلف وقتوں میں دنیا میں تشریف لائے۔

جب فرد سے لے کر قوم تک کا تزکیہ ہو جائے، یعنی بُرائیاں رخصت ہو جائیں اور بھلائیاں رائج ہو جائیں، تب ہم کہیں گے کہ دین قائم ہو گیا۔ اس لحاظ سے 'تزکیہ' اور 'اقامتِ دین' ہم معنی الفاظ ہیں اور اس کا نام 'اصلاحِ معاشرہ' ہے۔ اس سے آپؐ سمجھ سکتے ہیں کہ جماعت اسلامی اور اصلاحِ معاشرہ کا آپس میں کیا تعلق ہے؟

● اصلاح معاشرہ: جماعت اسلامی انھی مقاصد کے لیے کام کر رہی ہے۔ جماعت کے اجتماعات میں درس، تقریریں، لٹریچر، اخبارات، مذاکرات اور سوالات و جوابات — یہ سب چیزیں کتاب و سنت کی تعلیم دینے، دین کی بصیرت اور حکمت و دانائی پیدا کرنے کے لیے ہیں۔ جماعت چاہتی ہے کہ ساری طاقت کو سمیٹ کر نیکی پھیلانے اور بُرائی مٹانے میں صرف کیا جائے۔ آپ دیکھ رہے ہیں کہ اللہ کے فضل سے اس دعوت کے اثرات بڑھ رہے ہیں۔ پھر جماعت ہمیشہ اپنی اجتماعی طاقت سے عوام اور اقتدار کو غلط راستوں پر جانے سے روکنے کی کوشش کرتی رہی ہے، اور آپ جانتے ہیں کہ ایسا کوئی موقع ضائع نہیں ہونے دیا گیا اور جس موقع پر جو کچھ بھی ہو سکا، کیا گیا۔ ہم اور ہمارے تمام ذرائع، زندگی کے ہر میدان میں راست روی اختیار کرنے کی تعلیم دینے کے لیے وقف ہیں۔ ہمارا بنیادی کام پوری قوم اور پورے معاشرے سے متعلق ہے۔ اگر ہم بھلائی کا فروغ اور بُرائی کا سدباب چاہتے ہیں، تو ہمیں اپنے آپ کو پوری طرح نظم جماعت کے حوالے کر دینا ہوگا۔ اصلاح چاہنے والے لوگ اگر نظم جماعت میں شامل نہیں ہوتے تو گویا وہ اس جدوجہد سے دُور ہیں، جس کا وجود اصلاح معاشرہ کے لیے ناگزیر ہے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ جو لوگ جماعت اسلامی سے باہر ہیں وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے سے دُور ہیں، لیکن یہ ضرور کہیں گے کہ کوئی جہاں بھی ہے اسے حقیقی بھلائی کی جدوجہد میں حصہ لینا چاہیے۔ اگر آپ نبی کے طریقے کو برحق مانتے ہیں اور نیکیوں کو پھیلانے اور بُرائی کو مٹانے کے خواہاں ہیں تو پھر عملاً نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر عمل کیجیے اور عملی طور پر اس کا ثبوت بھی دیجیے۔

پس، اچھی طرح سمجھ لیجیے کہ جماعت اسلامی کا بنیادی کام اصلاح معاشرہ ہے، یعنی لوگوں کو اللہ کے راستے کی طرف بلانا، انھیں بھلائیاں اختیار کرنے اور بُرائیاں چھوڑ دینے کی دعوت دینا۔ انفرادی سطح پر اس کا نام تزکیہ ہے اور اجتماعی و معاشرتی سطح پر اسی کو اقامتِ دین کی جدوجہد کہتے ہیں۔ یہ کام ہمیں اس دنیا میں رہتے ہوئے اس کے مسائل کا سامنا کرتے ہوئے انجام دینا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے، آمین!

[میانوالی میں جماعت اسلامی کی ضلعی تربیت گاہ سے خطاب، مرتبہ: رفیع الدین ہاشمی، ہفت روزہ آئین، لاہور،